Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ۔ عَسٰۤی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم بدھ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۲۹/۶۴ | ۵ رجب ۱۳۹۵ھ ۱۶ وفا ۱۳۵۴ ہش ۱۶ جولائی ۱۹۷۵ء | نمبر ۱۶۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۶ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:-

حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے اور حضور کی عمر میں غیر معمولی برکت عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۱۶ وفا۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:-

طبیعت قدرے بہتر ہے البتہ کمر درد کی تکلیف ابھی دور نہیں ہوئی

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

جیسا کہ احباب کو علم ہے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے فرزندِ اکبر محترم نواب محمد احمد خان صاحب عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ ان دنوں آپ کراچی میں زیرِ علاج ہیں۔ احبابِ جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مجلس انصار اللہ ضلع لاہور کا سالانہ اجتماع

محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۱۹، ۲۰ جولائی بروز ہفتہ و اتوار مجالس انصار اللہ ضلع لاہور کا سالانہ اجتماع مسجد احمدیہ دارالذکر میں ہوگا۔ تمام مجالس انصار اللہ ضلع لاہور کے اراکین سے خصوصاً اور جماعت احمدیہ لاہور کے بزرگوں، بھائیوں بہنوں اور بچوں سے عموماً التماس ہے کہ اس اجتماع میں ضرور شامل ہوں اور دینی و روحانی طور پر متمتع ہوں۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے چوٹی کے علماء تقاریر فرمائیں گے۔

(ناظم مجلس انصار اللہ ضلع لاہور)

تا اطلاع ثانی ملاقات بند رہیگی

احبابِ جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کمزوریٔ طبع کے باعث "تا اطلاع ثانی" حضور سے ملاقات بند رہے گی۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

عشاقِ الٰہی اپنے وجود سے فانی ہوتے ہیں اسلئے انکے ارادے خدا کے ارادے سے توارد ہو جاتا ہے

انہیں ایک نور دیا جاتا ہے جو ایسے وقت میں بالخصوص چمکتا ہے جبکہ وہ ستائے اور دُکھ دئے جاتے ہیں

"خدا تعالیٰ سے کامل تعلق پیدا کرنے والے اس شخص سے مشابہت رکھتے ہیں جو اوّل دور سے آگ کی روشنی دیکھے اور پھر اس سے نزدیک ہو جائے یہاں تک کہ اس آگ میں اپنے تئیں داخل کر دے اور تمام جسم جل جائے اور صرف آگ ہی باقی رہ جائے۔ اسی طرح کامل تعلق والا دن بدن خدا کے نزدیک ہوتا جاتا ہے یہاں تک محبتِ الٰہی کی آگ میں تمام وجود اس کا پڑ جاتا ہے اور شعلۂ نور سے قالبِ نفسانی جل کر خاک ہو جاتا ہے اور اسکی جگہ آگ لے لیتی ہے یہ انتہا اس مبارک محبت کی ہے جو خدا سے ہوتی ہے۔

یہ امر کہ خدا تعالیٰ سے کسی کا کامل تعلق ہے اس کی بڑی علامت یہ ہے کہ صفاتِ الٰہیہ اس میں پیدا ہو جاتی ہیں۔۔۔ اس کی پیشانی کو ایک نور عطا کیا جاتا ہے جو بجز عشاقِ الٰہی کے اور کسی کو نہیں دیا جاتا اور بعض خاص وقتوں میں وہ نور ایسا چمکتا ہے کہ ایک کافر بھی اس کو محسوس کر سکتا ہے بالخصوص ایسی حالت میں جبکہ وہ ستائے جاتے اور نصرتِ الٰہی حاصل کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرتے ہیں پس وہ اقبال علی اللہ کا وقت ان کے لئے ایک خاص وقت ہوتا ہے اور خدا کا نور ان کی پیشانی میں اپنا جلوہ ظاہر کرتا ہے۔ ایسا ہی ان کے ہاتھوں میں اور پیروں میں اور تمام بدن میں ایک برکت دی جاتی ہے جس کی وجہ سے ان کا پہنا ہوا کپڑا بھی متبرک ہو جاتا ہے اور اکثر اوقات کسی شخص کو چھونا یا اس کو ہاتھ لگانا اس کے امراضِ روحانی یا جسمانی کے ازالہ کا موجب ٹھہرتا ہے۔ اسی طرح ان کے رہنے کے مکانات میں بھی خدائے عزّ وجل ایک برکت رکھ دیتا ہے وہ مکان بلاؤں سے محفوظ رہتا ہے خدا کے فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ اسی طرح ان کے شہر یا گاؤں میں بھی ایک برکت اور خصوصیت دی جاتی ہے۔ اس خاک کو بھی کچھ برکت دی جاتی ہے جس پر ان کا قدم پڑتا ہے۔ اسی طرح اس وجہ کے لوگوں کی تمام خواہشیں بھی اکثر اوقات پیشگوئی کا رنگ پیدا کر لیتی ہیں۔۔۔ ان کی رضامندی اور ناراضگی بھی پیشگوئی کا رنگ اپنے اندر رکھتی ہے۔۔۔ اسی طرح ان کی دعا اور ان کی توجہ بھی معمولی دعاؤں اور توجہات کی طرح نہیں ہوتی بلکہ اپنے اندر ایک شدید اثر رکھتی ہے۔۔۔ اس میں اصل یہ ہے کہ وہ اپنے وجود سے فانی ہوتے ہیں اس لئے اکثر اوقات ان کے ارادہ کا خدا تعالیٰ کے ارادہ سے توارد ہو جاتا ہے"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴ تا ۱۸)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۶ ماہ وفا ۱۳۵۴ہش
۱۶ جولائی ۱۹۷۵ء

تربیتِ اولاد کی اہمیت اُجاگر کرنیوالا لطیف نکتہ

ہم قرآن مجید کی آیات کی روشنی میں اس امر پر تفصیل سے روشنی ڈال چکے ہیں کہ انسان کی پیدائش کا مقصد یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بنے یعنی اپنی زندگی میں اطاعت الٰہی کا ایسا اعلیٰ نمونہ پیش کرے کہ اس کی ہر حرکت و سکون عبادت شمار ہوسکے۔ قرآن مجید کی رو سے ہی ہم یہ بھی واضح کر چکے ہیں کہ انسان پر بالعموم تین زمانے آتے ہیں۔ ایک بچپن کا زمانہ، دوسرے جوانی کا زمانہ اور تیسرے بڑھاپے کا زمانہ۔ انسان کا فرض یہ ہے کہ وہ ہر زمانہ میں انسانی پیدائش کے مقصد کو پیشِ نظر رکھے اور اسے پورا کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھے۔

یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ انسان جوانی اور کسی حد تک بڑھاپے کے زمانہ میں تو انسانی پیدائش کے مقصد یعنی عبودیت کاملہ کے حصول کی کوشش کر سکتا ہے لیکن بچپن کے زمانہ میں جسے خدا تعالیٰ نے خود قرآنِ مجید میں کمزوری اور بے شعوری کا زمانہ قرار دیا ہے اُس کے لئے اس عظیم مقصد کو مدِّ نظر رکھنا اور پھر اس کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالنا کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ بچے کی اس کمزوری اور بے شعوری کے پیشِ نظر اللہ تعالیٰ نے بچے کی زندگی کو پیدائشِ انسانی کے عظیم مقصد کے مطابق ڈھالنے کی ذمہ داری والدین پر ڈالی ہے۔ اُس نے اولاد کی خواہش کو ایک فطری خواہش قرار دے کر اور اولاد کو اپنی ایک نعمت ٹھہرا کر بچے کی ولادت سے قبل ہی نیک اور صالح اولاد ہونے کے لئے دعا کرنے کی تعلیم دی ہے۔ پھر بچے کی ولادت پر اُس کے کان میں اذان دینے کا حکم بھی اسی غرض کے ماتحت ہے کہ بچے کے کان میں پہلی آواز خدا تعالیٰ اور اس کی توحید کی ہی پڑے اور اس کے ذہن پر ہمیشہ کے لئے مرتسم ہو جائے۔ پھر بچے کے بڑے ہونے پر اُسے نماز سکھانے اور نمازی بنانے اور خدا تعالیٰ اور اُس کے احکام کی عظمت اس کے دل میں بٹھانے اور ایک خاص عمر کو پہنچنے کے بعد غفلت برتنے پر سرزنش کرنے سے متعلق احکام بھی اسی غرض کے ماتحت دیئے گئے ہیں کہ بچے کے یہ امر ذہن نشین ہوسکے کہ اُس نے اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بن کر دُنیا میں زندگی گزارنی ہے اور عبادت سے ایک لحظہ کے لئے بھی غافل نہیں ہونا۔

ان سب احکامات پر عمل کرنے کے لئے تربیتِ اولاد کے ضمن میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بنیادی اہمیت کے حامل ایک خاص امر کی طرف توجہ دلائی ہے۔ وہ امر اس درجہ اہم ہے کہ والدین اگر اس کی اہمیت کو سمجھ لیں تو پھر ان کے لئے اولاد کی صحیح خطوط پر تربیت کرنا اور اسے حقیقی معنوں میں اللہ تعالیٰ کا عبد بنانا چنداں مشکل نہیں رہتا۔ وہ خاص امر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بچے کی فطرت میں ماں کی جو شدید محبت رکھی ہے حتیٰ کہ عالمِ طفولیت میں ماں کے بغیر وہ پل بھر میں بے چین ہو جاتا ہے اور اُس وقت تک وہ بے کل رہتا ہے جب تک کہ ماں کی گود میں نہ آجائے۔ یہ نہایت درجہ کی محبت اس امر پر دال ہے کہ اُس کے اندر ایک برتر واعلیٰ اور ہمہ شفقت اور ہمہ رحمت ہستی کے سایۂ عاطفت میں آنے کا احساس قدرتی طور پر ودیعت کیا گیا ہے اور اسکی تلاش اور جستجو کی تڑپ اُس کے دل میں پہلے سے موجود ہے۔ چنانچہ بچے کی فطرت میں ماں کی شدید محبت ودیعت کئے جانے کی علت غائی پر روشنی ڈالتے اور اُس برتر ہستی کی نشاندہی کرتے ہوئے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"منجملہ انسان کی طبعی حالتوں کے جو اس کی فطرت کو لازم پڑی ہوئی ہیں ایک برتر ہستی کی تلاش ہے جس کے لئے اندر ہی اندر انسان کے دل میں ایک کشش موجود ہے اور اس تلاش کا اثر اُسی وقت سے محسوس ہونے لگتا ہے جبکہ بچہ ماں کے پیٹ سے باہر آتا ہے کیونکہ بچہ پیدا ہوتے ہی پہلے روحانی خاصیت اپنی جو دکھاتا ہے وہ یہی ہے کہ ماں کی طرف جھکا جاتا ہے اور طبعاً ماں کی محبت رکھتا ہے۔ اور پھر جیسے جیسے حواس اس کے کھلتے جاتے ہیں اور شگوفۂ فطرت اس کا کھلتا جاتا ہے یہ کششِ محبت جو اس کے اندر چھپی ہوئی تھی اپنا رنگ و روپ نمایاں طور پر دکھاتی چلی جاتی ہے۔ پھر تو یہ ہوتا ہے کہ بجز اپنی ماں کی گود کے کسی جگہ آرام نہیں پاتا اور پورا آرام اُس کا اُسی کے کنارِ عاطفت میں ہوتا ہے اور اگر ماں سے علیحدہ کر دیا جائے اور دُور ڈال دیا جاوے تو تمام عیش اس کا تلخ ہو جاتا ہے اور اگرچہ اُس کے آگے نعمتوں کا ایک ڈھیر ڈال دیا جاوے تب بھی وہ اپنی سچی خوشحالی ماں کی گود ہی میں دیکھتا ہے اور اس کے بغیر کسی طرح آرام نہیں پاتا۔ سو وہ کششِ محبت جو اُس کو اپنی ماں کی طرف پیدا ہوتی ہے وہ کیا چیز ہے؟ درحقیقت یہ وہی کشش ہے جو معبودِ حقیقی کے لئے بچہ کی فطرت میں رکھی گئی ہے بلکہ ہر ایک جگہ جو انسان تعلقِ محبت پیدا کرتا ہے درحقیقت وہی کشش کام کر رہی ہے اور ہر ایک جگہ جو یہ عاشقانہ جوش دکھلاتا ہے درحقیقت اُسی محبت کا وہ ایک عکس ہے گویا دُوسری چیزوں کو اُٹھا اُٹھا کر ایک گمشدہ چیز کو تلاش کر رہا ہے جس کا اب نام بھول گیا ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۴۹، ۵۰ مطبوعہ ۱۸۹۶ء)

اس سے ظاہر ہے کہ بچے کی فطرت میں خود اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے پیدا کرنے والے اور ربوبیت کر کے اُسے اُس کے مقررہ اوجِ کمال پر پہنچانے والے کی محبت اور اس کی تلاش و جستجو کی تڑپ رکھ دی گئی ہے۔ ماں باپ کی محبت اور ان کی طرف کشش دراصل اُس برتر و اعلیٰ ہمہ شفقت و ہمہ رحمت ہستی کی محبت اور تلاش کا ایک پرتو اور عکس ہے۔ ماں کی محبت ایک چھوٹی اور حقیر سی نقل ہے اُس اصل محبت کی جو خدا تعالیٰ کے لئے بچہ کی فطرت میں ودیعت کی گئی ہے۔ اب اگر والدین اس حقیقت کو اچھی طرح سمجھ لیں تو ان کا یہ فرض ہو جاتا ہے کہ وہ بچہ کی ان کے لئے محبت اور کشش کو اللہ تعالیٰ کی محبت اور کشش کی طرف پھیرتے رہیں کیونکہ اصل مرجع اُس کی محبت اور کشش کا خدا تعالیٰ ہی کی ذات ہے نہ کہ ان کا اپنا آنی و فانی وجود۔ یہ وہ لطیف نکتہ ہے جسے سمجھنے اور جس کی اہمیت سے آگاہ ہونے کے بعد مسلمان والدین کے لئے یہ ممکن ہی نہیں رہتا کہ وہ اپنے بچہ کی تربیت سے ایک لمحہ کے لئے بھی غافل ہوں اور اس کی پیدائش کے دن سے ہی اُسے اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بنانے کی فکر نہ کریں ؛

اخترِ تابندہ

(محترم جناب عبدالسلام اختر مرحوم کی یاد میں)

آہ وہ شخص کہ تھا پیکرِ اخلاص و وفا
زندگی وقف تھی جس شخص کی خدمت کے لئے

جس نے خدمت کو اِک انعامِ الٰہی جانا
تھا کمربستہ سدا دین کی نصرت کے لئے

اُس کو حاصل تھا تغزّل کا اچھوتا انداز
نت نئے رنگ جماتا تھا محبت کے لئے

کبھی کرتا تھا وہ اسماءِ الٰہی کا بیان
ڈھونڈ لاتا تھا مضامین وہ مدحت کے لئے

نعتِ محبوبِ خدا اُسکی غذائے جاں تھی
وقف تھا اُس کا قلم آپؐ کی عظمت کے لئے

کبھی تھکتا نہ تھا اُس کا قلمِ گوہر بار
سیف کا کام کیا جس نے جہالت کے لئے

مرنے والا تو گیا اُس کا اثر باقی ہے
اُسکی خدمت کی ضیاءِ مثلِ قمر باقی ہے

(سید محمد مبارک احمد ربوہ نیر بہبنہ نیوری)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقویٰ اور اُس کی حقیقت

محترم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مبلغ انچارج جزائر فجی

ریڈیو فیجی سے نشر ہوا:

برادران! میں اس وقت تقویٰ کی حقیقت اور اہمیت بیان کرنا چاہتا ہوں۔ تقویٰ عربی زبان کا لفظ ہے جو ہماری پاک کتاب قرآن کریم میں اور ہمارے پیارے رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں اور اسلامی لٹریچر میں بڑی کثرت سے استعمال ہوا ہے۔ تقویٰ کا روٹ اور ماخذ "وقایۃ" ہے۔ جس کے معنے ڈھال کے اور اس ذریعہ کے ہیں جس سے انسان اپنی حفاظت کرتا ہے تقویٰ ایک جامع لفظ ہے جس کی حقیقت ایک عرب شاعر ابن المعتز نے اپنے حسب ذیل شعروں ایک بہترین مثال دے کر بیان کی ہے۔

خلّ الذنوب صغیرها
وکبیرها ذاک التقی
واصنع کماشٍ فوق ار
ض الشوک یحذر ما یری
لا تحقرنّ صغیرة
انّ الجبال من الحصی

یعنی تقویٰ یہ ہے کہ چھوٹے بڑے تمام گناہوں کو چھوڑ دے اور اس طریق کو اختیار کر جو کانٹوں والی زمین میں سے چلنے والا شخص اختیار کرتا ہے یعنی وہ کانٹوں سے نہایت احتیاط سے بچتا ہوا چلتا ہے۔ کسی چھوٹے سے چھوٹے گناہ کو بھی معمولی نہ سمجھ کیونکہ چھوٹے چھوٹے کنکروں سے مل کر ہی پہاڑ بنتے ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر)

غرض تقویٰ کا مفہوم یہ ہے کہ انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت، عظمت اور جلال اس قدر متمکن ہو کہ اس کی ناراضگی کے خوف سے وہ اس کی نافرمانی کے قریب بھی نہ پھٹکے بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کی غرض سے وہ اس کی فرمانبرداری اور اطاعت کا کامل نمونہ ہو جس شخص میں یہ کیفیت پائی جائے گی وہ متقی ہوگا۔ تقویٰ اس کیفیت اور عمل صالح کا نام ہے اور متقی اس شخص کو کہتے ہیں۔ جس میں تقویٰ پایا جائے

متقی شخص تمام اسلامی احکام کو اللہ تعالیٰ کی خاطر خالص نیت کے ساتھ بجا لاتا ہے ہر قسم کے گناہوں نافرمانی کے کاموں اور ظالمانہ کارروائیوں سے دور بھاگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ہستی پر اسے کامل ایمان اور یقین ہوتا ہے خدا کے تمام ماموروں اور نبیوں کو مانتا ہے محض اللہ تعالیٰ کی محبت کی خاطر اپنا مال خرچ کرتا ہے نمازوں کی پابندی کرتا ہے۔ عہد و پیمان پر پوری طرح قائم ہوتا ہے۔

قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تمام انبیاء تقویٰ کی تعلیم لیکر آئے۔ قرآن کریم میں تقویٰ پر بہت ہی زور دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایک آیت میں فرماتا ہے۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا
اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ
تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ
اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔

(آل عمران آیت ۱۰۳)

یعنی ایمان والو! اللہ کا تقویٰ اس کی پوری شرائط کے ساتھ اختیار کرو اور تم پر صرف ایسی صورت میں موت آئے کہ تم پورے فرمانبردار ہو

اسی طرح قرآن کریم کے شروع میں بتایا گیا ہے کہ وہ "ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ" ہے یعنی قرآن کریم کی تعلیم و ہدایت سے وہی لوگ فائدہ اٹھائیں گے جو متقی ہوں گے۔

غرض تقویٰ ایک بے بہا جوہر ہے۔ نیکیوں اور اعمال صالحہ کی عمارت کے لئے یہ ایک بنیادی اینٹ ہے

برادران! میں ضروری سمجھتا ہوں کہ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق تقویٰ کی باریک راہوں پر چل کر جو فیض حاصل کیا اور تقویٰ کے میدان کا شاہسوار بن کر آپ نے اس کی جو تشریح کی ہے اس کو آپ کے لفظوں میں ہی بیان کردوں چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"انسان کی تمام روحانی خوبصورتی تقویٰ کی تمام باریک راہوں پر قدم مارنا ہے۔ تقویٰ کی باریک راہیں روحانی خوبصورتی کے لطیف نقوش اور خوشنما خط و خال ہیں اور ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کی امانتوں اور ایمانی عہدوں کی حتی الوسع رعایت کرنا اور سر سے پیر تک جتنے قویٰ اور اعضاء ہیں جن میں ظاہری طور پر آنکھیں اور ہاتھ اور پیر اور دوسرے اعضاء ہیں اور باطنی طور پر دل اور دوسری قوتیں اور اخلاق ہیں ان کو جہاں تک طاقت ہو ٹھیک ٹھیک محلِ ضرورت پر استعمال کرنا اور ناجائز مواضع سے روکنا اور ان کے پوشیدہ حملوں سے متنبہ رہنا اور اسی کے مقابل حقوق العباد کا بھی لحاظ رکھنا یہ وہ طریق ہے کہ انسان کی تمام روحانی خوبصورتی اس سے وابستہ ہے اور خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں تقویٰ کو لباس کے نام سے موسوم کیا۔ چنانچہ لباس التقویٰ قرآن شریف کا لفظ ہے یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے یعنی ان کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تا بمقدور کار بند ہو جائے۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۵۲)

پھر آپ اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

ہمیں اس یار سے تقویٰ عطا ہے
نہ یہ ہم سے کہ احسانِ خدا ہے
کرو کوشش اگر صدق و صفا ہے
کہ یہ حاصل ہو جو شرطِ لقا ہے
یہی آئینہ خالق نما ہے
یہی اک جوہر سیفِ دعا ہے
ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے
(الہامی مصرعہ)
یہی اک فخرِ شانِ اولیا ہے
بجز تقویٰ زیادت ان میں کیا ہے
ڈرو یارو کہ وہ بینا خدا ہے
اگر سوچو یہی دار الجزا ہے
مجھے تقویٰ سے اس نے یہ جزا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی
عجب گوہر ہے جس کا نام تقویٰ
مبارک وہ ہے جس کا کام تقویٰ
سنو! ہے حاصلِ اسلام تقویٰ
خدا کا عشق مے اور جام تقویٰ
مسلمانو! بناؤ تام تقویٰ
کہاں ایماں اگر ہے خام تقویٰ
یہ دولت تو نے مجھ کو اے خدا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

پھر آپ نہایت ہی پیار سادہ مؤثر انداز میں نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو ۔ ۔ ۔ چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا ۔ ۔ ۔ سو اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کیساتھ پورے کرو ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہے۔ ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہوگی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہوگا۔" (کشتی نوح)

آخر میں میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں تقویٰ کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں قبول فرمائے۔ آمین۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میاں بیوی کے حقوق قرآن مجید کی روشنی میں

مکرم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل

عورتوں کے حقوق اور معاشرت کی حفاظت جیسی اسلام نے کی ہے۔ ویسی کسی دوسرے مذہب نے قطعاً نہیں کی۔ آیت

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ

میں ہر ایک قسم کے حقوق بیان فرما دئے ہیں۔ آیت کا مطلب یہ ہے کہ جیسے حقوق مردوں کے عورتوں پر ہیں ویسے ہی عورتوں کے حقوق مردوں پر ہیں۔ نیز یہ ہدایت موجود ہے۔

وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ

کہ عورتوں سے نیک معاشرت کرو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"بعض لوگوں کا حال سنا جاتا ہے کہ ان بیچاریوں کو پاؤں کی جوتی کی طرح جانتے ہیں اور ذلیل ترین خدمات ان سے لیتے ہیں گالیاں دیتے ہیں حقارت کی نظر سے دیکھتے اور پردہ کے حکم کو ایسے ناجائز طریق سے کام میں لاتے ہیں کہ گویا وہ زندہ در گور ہوتی ہیں چاہیئے کہ اپنی عورتوں سے انسان کا دوستانہ طریق اور تعلق ہو۔ اصل ان کے اخلاق فاضلہ اور خدا تعالے سے تعلق کی پہلی گواہ تو یہی عورتیں ہوتی ہیں۔ اگر ان سے اس کے تعلقات اچھے نہیں تو پھر خدا سے کس طرح ممکن ہے کہ صلح ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خیرکم خیرکم لاھلہ یعنی اپنی بیوی سے اچھا سلوک کرنے والا ہی تم میں سے بہتر ہے"

نیز حضور فرماتے ہیں:۔

"درحقیقت مرد اور عورت کا باہمی ایک معاہدہ ہے پس کوشش کرو کہ اپنے معاہدہ میں وفادار رہو [illegible] اللہ تعالے قرآن شریف میں فرماتا ہے

وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ

یعنی اپنی بیویوں کے ساتھ نیک سلوک کے ساتھ زندگی بسر کرو۔ اور حدیث میں ہے

خیرکم خیرکم لاھلہ

یعنی تم میں سے اچھا وہی ہے جو اپنی بیوی سے اچھا ہے کہ روحانی اور جسمانی طور پر اپنی بیویوں سے نیکی کرو اُن کے لئے دعا کرتے رہو اور طلاق سے پرہیز کرو کیونکہ نہایت بد خدا کے نزدیک وہ شخص ہے جو طلاق دینے میں جلدی کرتا ہے جس کو خدا نے جوڑا ہے اس کو ایک گندے برتن کی طرح جلد مت توڑو۔

الحکم ۱۷ رمئی ۱۹۰۳ء اور نیز البدر ۲۲ رمئی ۱۹۰۳ء

ایک اور مقام میں فرماتے ہیں۔

"چونکہ مردوں کو عورتوں پر ایک گونہ حکومت قسام ازلی نے دے رکھی ہے اور ذرہ ذرہ سی باتوں میں تادیب کی نیت سے یا غیرت کے تقاضا سے وہ اپنی حکومت کو استعمال کرنا چاہتے ہیں مگر چونکہ خدا تعالے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے ساتھ معاشرت کے بارہ میں نہایت حلم اور برداشت کی تاکید کی ہے۔ اسلئے ضروری ہے کہ احباب کو اس تاکید سے کس قدر اطلاع کر دوں اللہ جل شانہ فرماتا ہے عَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ۔ یعنی اپنی بیویوں سے تم ایسی معاشرت کرو جس میں کوئی امر خلاف اخلاق معروفہ کے نہ ہو۔ اور کوئی وحشیانہ حالت نہ ہو بلکہ ان کو اس مسافر خانہ میں اپنا ایک دلی رفیق سمجھو۔ اور احسان کے معاشرت کرو۔

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

خیرکم خیرکم لاھلہ

یعنی تم میں سے بہتر وہ انسان ہے جو اپنی بیویوں سے نیکی سے پیش آئے۔ انسان کی بیوی ایک مسکین اور ضعیف ہے۔ جس کو خدا نے اس کے حوالے کر دیا ہے اور وہ دیکھتا ہے کہ ہر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ انسان اس سے کیا معاملہ کرتا ہے۔ نرمی برتنی چاہیئے اور یہ ہر وقت دل میں یہ خیال کرنا چاہیئے کہ میری بیوی ایک مہمان عزیز ہے۔ جس کو خدا تعالے نے میرے سپرد کیا ہے اور وہ دیکھ رہا ہے کہ میں کیونکر شرائط مہمان نوازی بجا لاتا ہوں اور میں ایک خدا کا بندہ ہوں اور یہ بھی ایک خدا کی بندی ہے مجھے اس پر کونسی زیادتی ہے۔ خونخوار انسان نہیں بننا چاہیئے بیویوں پر رحم کرنا چاہیئے اور ان کو دین سکھانا چاہیئے۔ در حقیقت میرا یہی عقیدہ ہے کہ انسان کے اخلاق کے امتحان کا پہلا موقعہ اس کی بیوی ہے۔ لیکن کبھی اتفاقاً ایک دفعہ درشتی اپنی بیوی سے کروں تو میرا بدن کانپ جاتا ہے کہ ایک عورت کو خدا نے صدہا کوس سے لاکر میرے حوالہ کیا ہے شاید معصیت ہو گی کہ مجھ سے ایسا ہوا تب میں ان کو کہتا ہوں کہ تم اپنی نماز میں میرے لئے دعا کرو کہ اگر یہ امر خلاف مرضی حق تعالے ہے تو مجھے معاف فرما دے اور میں بہت ڈرتا ہوں کہ ہم کسی ظالمانہ حرکت میں مبتلا نہ ہو جائیں

(فتاوی احمدیہ جلد دوم صفحہ)

اس بیان سے ظاہر ہے کہ عورتوں کے حقوق کا اسلام میں کتنا لحاظ رکھا گیا ہے اور اس وجہ سے اسلام کو اُن پر فضیلت حاصل ہے۔

نجات کے سلسلہ میں بھی اسلام کہتا ہے کہ ایمان کی حالت میں مرد یا عورت جو بھی نیک کام کرے گا۔ اسے پاکیزہ اور اعلیٰ زندگی ملے گی۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"بہت عورتیں گھر میں آکر بیعت کرتی ہیں ان کے نام مبائعین کے عمود میں لکھنے کا تا حال کوئی انتظام نہیں میں نے دیکھا ہے کہ بعض عورتیں بسبب اپنی قوت ایمانی کے مردوں سے بڑھی ہوئی ہوتی ہیں۔ فضیلت کے متعلق مردوں کا ٹھیکہ نہیں۔ جس میں ایمان زیادہ ہو۔ وہ بڑھ گیا۔ خواہ مرد خواہ عورت۔

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۵۵۲)

سورۃ طلاق میں ہے۔

اَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وُجْدِكُمْ

(طلاق ۲۸ پ)

یعنی اے مسلمانو کہ مطلقہ عورتوں کے حق کو نہ بھولو ان کو وہیں رکھو جہاں تم اپنی طاقت کے مطابق تم رہتے ہو۔

نیز فرمایا:۔

وَلَا يُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ۔

کہ مطلقہ عورتوں کو ان کے گھروں سے مت نکالو۔ من بیوتھم نہیں فرمایا بلکہ من بیوتھن اس سے اسلام میں عورت کے مقام کا پتہ چلتا ہے کہ مطلقہ سے بھی حسن سلوک سے پیش آنے کی ہدایت ہے

دعائے مغفرت

میرے خسر محترم میاں محمد دین صاحب احمد نگر بقضائے الٰہی ۲۹ر جولائی ۱۹۷۵ء کو بوقت گیارہ بجے شب وفات پا گئے۔

انا للہ و انا الیہ راجعون

مرحوم بہت نیک۔ صالح۔ خوش طبع اور پرہیزگار بزرگ تھے۔ عمر تقریباً ۷۸ سال تھی۔ مرحوم کے چھ بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں۔ وفات کے وقت دو چھوٹے بیٹے اور بیٹی موجود تھے ایک لڑکا کراچی میں اور باقی بیرون پاکستان تھے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرما دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرما دے۔

مرحوم کا جنازہ اگلے دن احاطہ صدر انجمن احمدیہ محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے پڑھا اور ربوہ کے قبرستان عام میں دفن کئے گئے۔ بعد تدفین کے مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب صدر محلہ دارالصدر شمالی ربوہ نے دعا کرائی

(امۃ اللہ بیگم اہلیہ محمد طفیل صاحب دارالصدر شمالی ربوہ ضلع جھنگ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۵)

مسل نمبر ۲۲۱۴۲ - مَیں برکت بی بی زوجہ چوہدری محمد صدیق صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال. بیعت ۱۹۵۳ء - ساکن چک ۹۱/ر-ب بیدیانوالہ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۵/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۵۰۰ روپے

۲۔ زیور طلائی وزنی ۲½ تولہ مالیتی -/۱۵۰۰ روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ - برکت بی بی ۹۱/ر-ب بیدیانوالہ تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور - معرفت چوہدری محمد صدیق صاحب۔

گواہ شد - چوہدری محمد صدیق (خاوند موصیہ) - ۹۱/ر-ب بیدیانوالہ ضلع لائلپور۔

گواہ شد - چوہدری امیر احمد ولد چوہدری صدر الدین صاحب ۹۱/ر-ب بیدیانوالہ ضلع لائلپور۔

مسل نمبر ۲۲۱۴۳

مَیں طالعہ بی بی زوجہ چوہدری علی اصغر صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۳۴ء ساکن ۶۴۴ گ-ب ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۵/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۲۰۰ روپے

۲۔ زیور طلائی وزنی ۲ تولہ مالیتی -/۱۲۰۰ روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ - طالعہ بی بی ۶۴۴ گ-ب تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور۔

گواہ شد - چوہدری علی اصغر خاوند موصیہ) ۶۴۴ گ-ب ضلع لائلپور۔

گواہ شد - بشیر احمد مہار وصیت ۱۹۲۸۸ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ۶۴۴ گ-ب۔

مسل نمبر ۲۲۱۴۴

مَیں مقصود احمد باجوہ ولد چوہدری خورشید احمد باجوہ قوم باجوہ پیشہ زمیندارہ عمر ۲۲ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ۵۵۹ گ-ب ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۵/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد اس وقت -/۲۰ روپیہ بطور جیب خرچ ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد - مقصود احمد باجوہ ۵۵۹ گ-ب تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور۔

گواہ شد - خورشید احمد باجوہ (والد موصی) وصیت نمبر ۱۱۶۱۰ ۵۵۹ گ-ب ضلع لائلپور۔

گواہ شد - منشی بشیر احمد امیر حلقہ ولد محمد علی صاحب ۹۶ گ-ب ہرسہ ضلع لائلپور۔

مسل نمبر ۲۲۱۴۵

مَیں محمد اسلم ولد چوہدری بید الٰہی اللہ صاحب قوم راجپوت پیشہ تجارت - عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ۵۶۵ گ-ب ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۵/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ مکان ایک عدد پختہ چک ۵۶۵ گ-ب ضلع لائلپور قیمت -/۱۰،۰۰۰ روپے۔

۲۔ ایک دوکان جس میں میرا ½ حصہ ہے میرے حصہ کی قیمت -/۵۰۰۰ روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۶۶ روپے ماہوار آمد بصورت تجارت ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد - محمد اسلم ولد چوہدری بید الٰہی اللہ صاحب چک ۵۶۵ گ-ب تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور۔

گواہ شد - کریم اللہ ولد چوہدری عنایت اللہ صاحب ۵۶۵ گ-ب تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور۔

گواہ شد - چوہدری عنایت اللہ ولد چوہدری علی بخش صاحب ۵۶۵ گ-ب ضلع لائلپور۔

(باقی)

محترم میاں محمد الدین صاحب آف احمد نگر کی وفات

خاکسار اور مکرم مولوی صدر الدین صاحب فاضل کے ماموں مکرم میاں محمد الدین صاحب مورخہ ۲۹ر جون ۱۹۷۵ء کو ایک ہفتہ بخار اور نمونیہ وغیرہ امراض سے بیمار رہ کر وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم اپنے گاؤں چھچلوڑی تحصیل ترنتارن ضلع امرتسر میں اکیلے احمدی تھے۔ باوجود مختلف قسم کی مخالفتوں کے حق پر قائم رہے۔ پارٹیشن کے موقعہ پر ہمارے ساتھ احمد نگر میں آکر آباد ہوئے۔ پانچوں وقت باقاعدگی سے مسجد میں آکر نماز باجماعت ادا کرتے تھے اور سلسلہ احمدیہ کے فدائی تھے۔ استاذی المکرم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے نماز جنازہ پڑھائی اور عام قبرستان میں دفن ہوئے۔

مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ چھ بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑیں۔ ایک بیٹی اور چار بیٹے شادی شدہ ہیں۔ تین بیٹے بیرون ملک ملازم ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام بخشے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے اور سچے احمدی بنائے۔ اللّٰھم آمین

(عبد المنان شاہد مربی سلسلہ احمدیہ - مسجد احمدیہ ساہیوال)

پتہ درکار ہے

چوہدری فتح محمد صاحب ولد چوہدری شرف الدین صاحب وصیت نمبر ۲۰۲۷۰ چک ۱۲۳/ج-ب ڈاکخانہ فیروزہ ضلع رحیم یارخان کا موجودہ پتہ مطلوب ہے۔ اگر کسی صاحب کو معلوم ہو تو دفتر ناظم تشخیص قیمت جائیداد موصیان کو اطلاع دیں۔ یا اگر چوہدری فتح محمد صاحب خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے موجودہ پتہ سے مذکورہ دفتر کو اطلاع دیں۔

(ناظم تشخیص جائیداد موصیان صدر انجمن احمدیہ پاکستان - ربوہ)

ماہنامہ ماہ جولائی ۱۹۷۵ء

مورخہ ۵ر جولائی کو ماہنامہ خالد ماہ جولائی سپرد ڈاک کر دیا گیا ہے۔ خریداران اور ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔ (مینیجر ماہنامہ خالد - ربوہ)

ضروری اطلاع

مَیں کہ اکرام طلعت بی۔اے، بی ایڈ بنت میاں عنایت محمد ساکن راجن پور بذریعہ اشتہار اخبار ہذا اعلان کرتی ہوں کہ میرا اصل نام اکرام طلعت ہے اور یہی نام میرے بی۔اے، بی ایڈ کی اسناد میں درج ہے۔ میٹرک کی سند میں میرا نام اکرام الٰہی غلط طور پر درج ہے جس کا رول نمبر ۳۴۰۵۴ ہے Session (Annual) ۱۹۶۶ء ہے۔

المعلن

اکرام طلعت بی۔اے، بی ایڈ

بنت میاں عنایت محمد ساکن راجن پور

اکرام طلعت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمیشہ اس بات پر غور کرتے رہو کہ تمہاری پیدائش کی غرض کیا ہے

دنیا میں انسان کی پیدائش کی غرض یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا مقرب بن جائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"انسان اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ دنیا میں ہر چیز کے پیدا ہونے کی کوئی وجہ اور غرض ہونی چاہیئے۔ مگر انسان کو کبھی یہ بھی خیال آیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے کیوں پیدا کیا ہے اور پیدا کرنے کی غرض وغایت کیا ہے۔ وہ اور چیزوں کے پیدا کرنے کی غرض وغایت معلوم کرنے کا بہت شوق رکھتا ہے لیکن اس کے دل میں یہ کبھی خیال نہیں آتا کہ میں کیوں پیدا کیا گیا اور میں اس غرض کو پورا بھی کر رہا ہوں یا نہیں اور اگر میں پیدا نہ کیا جاتا اور اگر میرا وجود نہ ہوتا تو دنیا کو کیا نقصان ہوتا۔ دنیا میں اکثر لوگ ایسے ہیں جن کی زندگی ہوتی نہ ہوتی برابر ہوتی ہے کیونکہ انہیں نہ اپنی زندگی کی غرض وغایت کا علم ہوتا ہے اور نہ وہ اسے حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر تمام لوگ اس سوال پر غور کریں تو ان میں سستی اور غفلت اور کام کو ادھورا چھوڑ دینے کی عادت نہ رہے اور وہ ہر قسم کی قربانیوں سے کام لیکر اپنی روحانی ترقی کے لئے کوشش کریں۔ آخر غور کرو دنیا میں کتنے لوگ مثلاً نپولین اور تیمور بن سکتے ہیں۔ نہ ساری دنیا ہٹلر بن سکتی ہے اور نہ ساری دنیا نپولین بن سکتی ہے اور نہ ساری دنیا تیمور بن سکتی ہے۔ کیونکہ دنیوی ترقی کا میدان بہت تنگ ہے لیکن ایک میدان ایسا بھی ہے جہاں ہر انسان اپنے آپ کو نمایاں کر سکتا ہے اور جتنا جی چاہے ترقی کر سکتا ہے اور کسی کو نقصان پہنچائے بغیر اور کسی کا راستہ روکے بغیر ترقی کر سکتا ہے اور وہ خدا رسیدہ بننے کا میدان ہے۔ اس میں کسی کے بڑھنے سے کسی دوسرے کا نقصان نہیں اور پھر ہر پیشہ اور ہر درجہ کا انسان خدا رسیدہ بن سکتا ہے۔ ایک بادشاہ اور اس کا بیٹا بھی خدا رسیدہ انسان بن سکتا ہے اور ایک فقیر ہے تو وہ بھی خدا رسیدہ انسان بن سکتا ہے اور ایک نائی اور دھوبی بھی خدا رسیدہ انسان بن سکتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ ایک اقلیم میں دو بادشاہ نہیں ہو سکتے مگر اولیاء اللہ کا مقام وہ ہے کہ اقلیم تو کیا ایک گھر میں بلکہ ایک گھر تو کیا ایک کمرہ میں بھی دس اولیاء اللہ رہ سکتے ہیں اور اس میں کسی کا نقصان نہیں بلکہ خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کے راستے اتنے وسیع ہیں کہ ان میں کبھی تنگی پیدا نہیں ہو سکتی۔ جس طرح سمندر میں سے چڑیا چونچ بھر کر پانی لے جائے تو اس سے سمندر کے پانی میں کوئی کمی نہیں آتی اسی طرح اللہ تعالیٰ سے تعلق کا حال ہے۔ یہ اتنا وسیع خزانہ ہے کہ جس میں کمی کا کوئی امکان نہیں۔ دیکھو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ کی اتنی محبت حاصل ہوئی کہ جس کی مثال باقی انبیاء میں نہیں ملتی مگر اس کے باوجود خدا تعالیٰ کے پاس ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ کو دینے کے لئے بھی محبت موجود تھی اور تمام صحابہؓ نے بھی اپنے اپنے ظرف کے مطابق اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کی۔ پس ہمیشہ اس بات پر غور کرتے رہنا چاہیئے کہ ہماری پیدائش کی غرض کیا ہے۔ پیدائش کی اصل غرض جیسا کہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کا پیارا بن جائے۔ جب وہ یہ مقام حاصل کر لیتا ہے تو دنیا بیشک مٹ جائے خدا تعالیٰ کے رجسٹر سے اس کا نام کبھی نہیں مٹ سکتا۔ وہ گڈریا بھی ہو تو خدا تعالیٰ کا مقرب بن سکتا ہے اور اتنا بڑا بن سکتا ہے کہ دنیا کی بڑائیاں اس کے مقابلہ میں بالکل ہیچ ہو جائیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کو اسی بنیادی نکتہ کی طرف توجہ دلائی ہے اور انہیں نصیحت کی ہے کہ تم اپنی پیدائش کے مقصد پر غور کرو اور اللہ تعالیٰ نے تمہاری ہدایت کا جو سامان کیا ہے اس سے فائدہ اٹھاؤ ورنہ تمہاری زندگی بیکار چلی جائیگی اور تم اپنے ہاتھوں اپنی قبر کھودنے والے قرار پاؤ گے۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم صفحہ ۳۵۴-۳۵۵)

ہماری والدہ محترمہ کی وفات اور دعا کی عاجزانہ درخواست

(مکرم کیپٹن محمود احمد صاحب جہلم)

جیسا کہ قارئین کرام کو الفضل کے ذریعہ علم ہو چکا ہے میری پیاری والدہ محترمہ صفیہ بیگم اہلیہ محترم ماسٹر عبدالرحیم صاحب کون جہلمی ۱۴ر جون ۱۹۷۵ء کو حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے ۶½ بجے شام وفات پا کر مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ والدہ مرحومہ موصیہ تھیں لہذا تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔

پیاری امی کے بچھڑنے کا صدمہ ہم بہن بھائیوں کے لئے اس لحاظ سے بھی ایک بہت ہی عظیم اور بڑی حد تک ناقابل برداشت صدمہ ہے کہ ان کی وفات ایسے وقت اور حالات میں ہوئی کہ میرے دونوں بڑے بھائی مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی سابق مبلغ جرمنی اور مکرم داؤد احمد صاحب نیز ہماری بڑی آپا صاحبہ محترمہ بیرون ملک ہیں۔ ہمارے یہ تین بہن بھائی آخری ملاقات سے محروم رہے اور انہیں والدہ ایسی شفیق ہستی کی رحلت اور دائمی جدائی کا صدمۂ عظیم پردیس میں برداشت کرنا پڑا۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی اور میرے پردیسی بہن بھائیوں کو یہ عظیم صدمہ صبر سے برداشت کرنے اور رضا بالقضاء کے مقام پر قائم و دائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ہماری پیاری امی بہت مخلص اور سلسلہ احمدیہ کی فدائی خاتون تھیں۔ انہوں نے ایک لحاظ سے اپنی زندگی خدمت اسلام اور خدمت سلسلہ کے لئے وقف کر رکھی تھی اور وہ اس طرح کہ سلسلہ کی تحریکات اور دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کے علاوہ انہوں نے اپنے بچوں کی دینی تربیت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ ان کی یہ شدید خواہش تھی کہ ان کے بچے دیندار اور دین کے خدمت گزار اور وفا شعار ہوں۔ چنانچہ انہوں نے شروع ہی سے بڑی محنت اور توجہ کے ساتھ اپنے بچوں میں یہ اوصاف پیدا کرنے کی کوشش کی اور اپنی ان کوششوں کی کامیابی کے لئے ہمیشہ دعائیں کرتی رہیں۔ ان کا وجود ہمارے لئے محبت و شفقت کا مرکز، بہت ہی بابرکت اور فیض رساں وجود تھا۔ ایسے محسن و مربی اور سراپا شفقت وجود کی جدائی ایک ناقابل بیان صدمہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

میری عاجزانہ درخواست ہے کہ احباب کرام میرے والد صاحب محترم اور ہم سب بہن بھائیوں کے لئے خصوصاً اور دیگر اعزا کے لئے عموماً درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی جناب سے صبر جمیل عطا فرمائے اور ہمیں والدہ صاحبہ مرحومہ کی درد بھری زریں نصائح پر عمل پیرا ہونے اور ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دین کا خدمت گزار بنتے اور ہمیشہ بنے رہنے کی توفیق بخشے۔ نیز والدہ صاحبہ مرحومہ کو اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب سے نوازے اور ان کے درجات بلند سے بلند تر ہوتے رہیں۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

اعلان برائے توجہ لجنات اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ کے امتحان دوم کے نصاب میں "نشان آسمانی" کتاب رکھی گئی تھی۔ اب نایاب ہونے کی صورت میں اس کی بجائے "لیکچر لاہور" کتاب رکھی گئی ہے۔ لجنات نوٹ کر لیں۔ امتحان کی تیاری کے سلسلہ میں اگر آپ کے پاس کتاب موجود نہ ہو تو خط لکھ کر منگوا لیں۔ (آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

پتہ درکار ہے

محترمہ جنت بی بی صاحبہ بیوہ فضل الٰہی صاحب وصیت نمبر ۶۵۵۱ قوم ترکھان آف قادیان حال لاہور نے ۱۱ر جون ۱۹۴۸ء کو پانچ روپے ماہوار آمد پر وصیت کی تھی۔ موصیہ کافی عرصہ رتن باغ جودھامل بلڈنگ لاہور میں مقیم رہی ہیں۔ اُن سے ضروری خط و کتابت کے لئے ان کا موجودہ پتہ درکار ہے۔ اگر کسی صاحب کو ان کا ایڈریس معلوم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

الفضل آپ کا جماعتی اخبار ہے
اس میں اشتہار دیکر اپنی تجارت
کو فروغ دیجئے۔ (مینیجر الفضل)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴